اداریہ:

ہندوستان مختلف زبانوں، مختلف دھرموں اور مختلف تہذیبوں کا ملک ہے۔اس ملک کی خوبی ہے کہ آپ ایک سرے سے دوسرے سرے چلے جائیں۔ ہر سراا لگ رنگوں میں رنگا ہوا ملے گا وہاں کی تہذیبی عناصر دوسرے خطے کی تہذیبی عناصر سے بالکل جدا ملیں گی۔اسی طرح کچھ کیلومیٹر کی دوری پر بولیاں تبدیل ملیں گی۔ ہمارے ملک میں کچھ بڑی زبانیں ہیں۔جس میں ادب پروان چڑھا ہے۔اردو زبان کا تعلق مختلف تہذیبوں سے شروع سے رہا ہے اور ہو بھی کیوں نہ، آخر یہ یہیں پیدا ہوئی اور اسی ملک میں تشکیلی دور سے گزری اور پختگی کے مدارج کو پہنچی ہے۔اردو زبان میں ادب کی تخلیق کافی کیے گئے تقریبا ادب کے تمام اصناف میں اپنی الگ پہچان بنائی۔ ہر اصناف کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اس میں ہندوستانیت بھری پڑی ہے۔اردو زبان کی تشکیل ہی جب اسی سماج میں ہوئی تو ظاہر سی بات ہے کہ اس کا ایک ایک حروف ہندوستانی رنگ میں رنگا ہوگا۔اسی طرح ہندی زبان بھی اسی ملک میں پروان چڑھی بلکہ یہ کہا جائے تو بہتر ہوگا کہ دونوں زبان کی تاریخ بھی ایک ہی ہے۔

اس شمارے کے لیے ہمارے پاس کئی مضامین آئے جس میں ہم نے کچھ کلاسکی مضامین تو کچھ اردو وتکنالوجی سے متعلق مضمون تھے۔ اردو زبان کو تمام ڈائمینشن میں پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعات پر مضامین کو شامل کیا ہے۔امید کہ قارئین کو یہ شمارہ پسند آئے گا۔

اس شمارے میں ہم نے ہندی کے مشہور کہانی کار اور پدم شری سے نوازے گئے پھنشور ناتھ رینو پر ایک گوشہ شامل کر رکھ رہے ہیں۔حالانکہ مضامین کے نام پر صرف تین مضامین موصول ہوئے۔ ہمارا مقصد بھی صرف دوسری زبانوں کے ادب سے اردو کے قارئین میں دلچسپی پیدا کرنا ہے۔ میرے لیے یہ کافی ہے کہ قارئین دوسری زبانوں کے ادب سے واقف ہو جائیں اور یہ دیکھیں کہ دوسری زبانوں میں کیسی تخلیق کی جارہی ہے۔اس طرح کے مضامین شائع ہوتے رہنے چاہیے، اس

سے ادب میں اضافہ ہی ہوگا۔ اور لکھنے کے زاویے بدلیں گے۔ آپ جب پھنشورناتھ رینو پر شائع ہوئے مضامین کا مطالعہ کریں گے تو یہ احساس ہوگا کہ ہم تو اس طرح کی تخلیق پریم چند کے ہاں پڑھ چکے ہیں۔ رینو کی تخلیق میں زبان و بیان آسان اور عام فہم ہے۔ مکالمے میں روانی ہے۔ ہندوستانی سماج کی جھلک پوری طرح ملتی ہے۔ ہم آئندہ بھی دوسری زبانوں کے ادب پر گفتگو کریں گے۔

مدیر